رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
REGD No. L.5254
بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
583
الفضل
ربوہ
خطبہ نمبر ۲۵
۱۰ ذیقعدہ ۱۳۷۵ھ
فی پرچہ ۱۰
جلد ۴۵/۱۰ | ۲۰ احسان ۱۳۳۵ھش | ۲۰ جون ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۴۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح مری سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس سے قبل مورخہ ۱۵ جون کو یہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۱۹ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل خدا کے فضل سے بخار نہیں ہوا۔ مگر کمزوری اور اعصابی بے چینی زیادہ رہی نیز پاؤں بار بار ٹھنڈے ہوتے رہے احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کیلئے درخواست دعا

لاہور ۱۷ جون (بذریعہ ڈاک) ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے موصول شدہ اطلاع کے مطابق محترم ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کا بڑا اپریشن مورخہ ۱۸ جون کو ہونا تھا احباب کرام خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

اعلائے کلمۃ الحق کیلئے ایک اور مبلغ اسلام کی روانگی —

مکرم شیخ عبد الرشید صاحب اسحاق غیر ممالک میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مورخہ ۲۰ جون ۱۹۵۶ء بروز بدھ بذریعہ چناب ایکسپریس تشریف لے جا رہے ہیں جملہ احباب ربوہ اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے بروقت سٹیشن پر پہنچ جائیں۔ (وکالت تبشیر)

ربوہ کا درجہ حرارت

ربوہ ۱۹ جون۔ کل یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱۰ اور کم سے کم ۸۹ رہا۔

افغانستان میں زلزلے سے مزید دو ہزار افراد ہلاک اور زخمی

ایک پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر زمین پر آ رہا بہت سی دیہی بستیاں گرتی ہوئی چٹانوں کے نیچے دب گئیں

پشاور ۱۹ جون۔ پاکستان ٹائمز کا نامہ نگار مقیم پشاور رقمطراز ہے کہ کابل ریڈیو نے افغانستان کے حالیہ زلزلہ کے نتیجہ میں مزید دو ہزار افراد کے ہلاک اور زخمی ہونے کی اطلاع دی ہے۔ دریائے کنفار کی وادی میں جہاں زلزلے کے جھٹکوں کا زور سب سے زیادہ تھا ایک تمام کا تمام پہاڑ پھٹ کر زمین پر آ گرا۔ اور وہ دیہی بستیاں جو پہاڑ کے دامن میں واقع تھیں گرتی ہوئی چٹانوں کے نیچے دب کر رہ گئیں۔

کابل ریڈیو کی اطلاع کے مطابق پہاڑوں سے بڑی بڑی چٹانیں ٹوٹ ٹوٹ کر دور جا پڑی ہیں۔ جس کی وجہ سے راستے تمام مسدود ہو گئے ہیں اور مواصلات کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ ایک چٹان جو ۲۵۰ فٹ لمبی اور تقریباً ۳۰۰ فٹ چوڑی تھی ہوا میں اڑ کر دریا میں آ گری جس کی وجہ سے دریا کا راستہ بالکل مسدود ہو گیا۔ پانی کے پھیلنے کی وجہ سے اردگرد کے علاقہ میں بڑی تباہی آئی ہے۔ اس علاقے سے ۱۴۰ افراد کے ہلاک ہونے اور ۹۰۰ افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے ایک اور وادی میں جو "شاق گان" کہلاتی ہے بہت زیادہ جانی نقصان ہوا ہے۔ کابل ریڈیو کی اطلاع کے مطابق اس وادی میں مرنے والوں کی تعداد ۱۹۰ اور زخمی ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار سے اوپر پہنچ چکی ہے۔ وادی کنہار میں زلزلے کے جھٹکے ابھی تک محسوس ہو رہے ہیں۔ امریکہ روس چیکوسلواکیہ، مصر، ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں نے اس عظیم مصیبت پر افغانستان کی حکومت کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ عالمی ادارۂ خوراک و زراعت کے ڈائرکٹر جنرل نے بھی ہمدردی کا پیغام بھیجا ہے۔ اور امدادی سامان بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔

— احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کی طرف سے —

الجزائر میں فرانس کے ظالمانہ رویہ کے خلاف پرزور احتجاج

اقوام متحدہ سے فوری مداخلت کی اپیل۔ الجزائر کے مسلمانوں کو ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن نے ایک قرارداد کے ذریعہ الجزائر میں فرانس کے ظالمانہ رویہ کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے اس معاملے میں فوری مداخلت کی اپیل کی ہے اور کہا ہے کہ اقوام متحدہ اس خونریزی اور انسانی جانوں کے اتلاف کو روکے اور الجزائر کو آزاد سلطنت قرار دے۔ آخر میں الجزائر کے حریت پسند مسلمانوں کو ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا گیا ہے۔ قرارداد کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"حکومت فرانس ایک عرصہ سے الجزائر کے آزادی پسند مسلمانوں پر بے پناہ مظالم توڑ رہی ہے۔ اب یہ سلسلہ اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے ان مظالم کی خبروں سے تمام دنیائے اسلام میں شدید قلق اور بے چینی پیدا ہو چکی ہے

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن حکومت فرانس کے اس ظالمانہ رویے کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ فوری طور پر مداخلت کر کے اس خونریزی اور انسانی جانوں کے اتلاف کو روکے اور الجزائر کو آزاد سلطنت قرار دے۔

ایسوسی ایشن الجزائر کے حریت پسند مسلمانوں کو ہر قسم کے تعاون کا یقین دلاتی ہے"

مصری فضائیہ کا وفد ماسکو جائیگا

قاہرہ ۱۸ جون۔ مصری فضائیہ کے کمانڈر انچیف ائیر مارشل محمود صدیقی کی زیر قیادت ایک مصری وفد جمعرات کو ماسکو جا رہا ہے۔ جہاں وہ ۲۴ جون کو روسی فضائیہ کی تقریبات میں حصہ لے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ ۲۵

خواہ ساری دُنیا مخالفت کرے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دُنیا میں بہرحال قائم ہو کر رہے گی

اللہ تعالیٰ اسلام کو ترقی دینے کے خود سامان پیدا کر رہا ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ ہم بھی اس ترقی میں حصہ لیکر ثواب حاصل کریں

ہمیشہ غور کرتے رہو کہ اس مقدس کام میں حصہ لینے کی تمہیں توفیق مل رہی ہے یا نہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ جون ۱۹۵۶ء - بمقام خیبر لاج مری

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اسے ملاحظہ نہیں فرمایا۔ خاکسار محمد یعقوب (مولوی فاضل) ازہری

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

پچھلے جمعہ میں

میں خطبہ کے لئے نہیں آ سکا جس کی وجہ یہ تھی کہ مجھ پر بیماری کا پھر حملہ ہوا اور یہ حملہ کچھ ایسی شکل میں ہوا جو مجھے معلوم نہیں کیونکہ دیکھنے والے بتلاتے نہیں کہ حملہ کس شکل میں ہوا تھا وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم نے بتا دیا تو اس سے آپ کو گھبراہٹ ہوگی۔ حالانکہ نہ بتانے سے اور زیادہ گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے کہ نہ معلوم بیماری کس شکل میں ظاہر ہوئی تھی بہرحال مجھ پر اس روز

بیماری کا شدید حملہ

ہوا اور اس کا محرک یہ ہوا کہ تحریک جدید کے مبلغوں کو جو خرچ جاتا ہے۔ اس کے متعلق مجھے بعض غلطیوں کا علم ہوا اور میں نے وکیل المال کو ربوہ سے بلوایا۔ میں نے یورپ کے سفر میں غیر ممالک کی جماعتوں اور مختلف غیر ملکی دوستوں میں تحریک کر کے جن کا اپنا پاؤنڈ ہے اور جن کے روپیہ پر پاکستان کو کوئی حق نہیں ایک بڑی رقم جمع کر کے ان کو دی تھی۔ اور میں سمجھتا تھا کہ اس روپیہ سے دو سال تک مسجدیں بھی بن جائیں گی اور بیرونی ممالک کے مبلغین کا خرچ بھی نکل آئے گا۔ اس سال کا خرچ ہم گورنمنٹ سے لے چکے ہیں۔ پس میں سمجھتا تھا کہ یہ اتنی بڑی رقم ہمارے پاس محفوظ ہے کہ اس میں سے

مبلغین کا خرچ

بھی نکل آئے گا۔ اور بیرونی ممالک میں مساجد بھی بن جائیں گی۔ مگر جب میں نے وکیل المال کو بلایا تو مجھے معلوم ہوا کہ بجائے کئی ہزار پونڈ موجود ہونے کے جو میں نے ان کو اکٹھے کر کے دیئے تھے اب صرف پینتیس پونڈ ان کے پاس باقی ہیں اور ۶۰۰ پونڈ ماہوار ہمارا بیرونی مشنوں کا خرچ ہے اس کا مجھے ایسا صدمہ ہوا کہ معاً میرے حافظہ پر اثر پڑ گیا۔ اور مجھے ہر چیز بھولنے لگ گئی۔ اور ابھی مجھے معلوم نہیں کہ بیماری نے کیا شکل اختیار کر لی تھی۔ کیونکہ گھر میں میں جس سے بھی پوچھتا ہوں وہ کہتا ہے آپ کو بتانا نہیں کیونکہ اس سے آپکی بیماری بڑھ جائیگی حالانکہ یہ بیوقوفی کی بات ہے۔ وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ جب وہ مجھے بتائینگے نہیں تو اس سے مجھے اور گھبراہٹ ہوگی کہ معلوم نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا۔ بہرحال اس وجہ سے مجھ پر بیماری کا صدمہ ہوا اور وہ

حملہ اتنا شدید تھا

کہ پانچ دن تک میں کوئی کام نہیں کر سکا پچھلے جمعہ کو اس کا حملہ ہوا تھا۔ اور آج پھر جمعہ ہے گویا سات دن گزر چکے ہیں۔ مگر چونکہ دو دن سے میں نے پھر ترجمہ قرآن کا کام شروع کر دیا ہے۔ اس لئے پانچ دن ایسے گزرے ہیں کہ جن میں میں بالکل کام نہیں کر سکا اور بہت آہستہ آہستہ اس کا اثر دور ہوا۔ اب بھی جب خیال آتا ہے کہ ۳۵ پونڈ میں سارا سال کس طرح گزریگا ہمارا تو ماہوار خرچ ہی چھ سو پاؤنڈ ہے۔ تو دل کانپنے لگتا ہے اور طبیعت میں سخت اضطراب پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ محض تحریک جدید کے افسروں کی بیوقوفی تھی کہ وہ روپیہ خرچ کرتے چلے گئے اور انہوں نے یہ نہ سوچا کہ آئندہ کیا ہوگا۔ آج ہی وکیل المال کی چٹھی آئی ہے کہ ہم نے یہ روپیہ ان ان مقامات پر خرچ کیا ہے بتائیے اس میں کونسا خرچ ناجائز ہے۔ حالانکہ

اصل اعتراض یہ ہے

کہ تم نے اتنے دنوں میں اور آمد کیوں نہ پیدا کی۔ اور کیوں تمہیں یہ خیال نہ آیا کہ ہمیں آئندہ بھی اخراجات کی ضرورت ہوگی۔ اور ہمیں اس کے لئے ابھی سے کوئی تدبیر اختیار کرنی چاہیئے یہ سیدھی بات ہے کہ جو خرچ ہونا ہے وہ تو بہرحال ہوگا۔ مگر یہ کونسی عقل ہے کہ انسان روپیہ خرچ کرتا چلا جائے اور یہ نہ سوچے کہ کل کو کیا بنے گا اگر میں نے دس ہزار پونڈ ان کو دیا تھا۔ تو

اُن کو چاہیئے تھا

کہ وہ اس کا دسواں حصہ خرچ کرتے اور اس خرچ کے معاً بعد اس سے دگنی اور جمع کرنے کی کوشش کرتے۔ پھر دسواں حصہ خرچ کر لیتے اور دو حصے اور جمع کر لیتے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو جتنا روپیہ میں نے ان کو دیا تھا اس سے سوایا روپیہ ان کے پاس موجود ہوتا۔ مگر انہوں نے میرا اتنا بُرا حال کر کے کہ میں موت کے قریب پہنچ گئی۔ بچہ شاید فالج کے حملہ کے بعد میں اتنا موت کے قریب کبھی نہیں پہنچا جتنا اس وقت پہنچا تھا اب آ کر لکھ دیا ہے کہ فلاں ترکیب سے بھی کام ہو سکتا ہے۔ اور فلاں ترکیب سے بھی پونڈ جمع ہو سکتا ہے کوئی ان بیوقوفوں سے پوچھے کہ تم نے ان تدبیروں کو سال بھر کیوں استعمال نہ کیا۔ اور کیوں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہے۔ حالانکہ اسی ترکیب سے میں نے یہ رقم اکٹھی کی تھی۔ ہماری کئی جماعتیں خدا تعالیٰ کے فضل سے بیرونی ممالک میں موجود ہیں اور وہ اپنے اندر بڑا اخلاص اور دین کا جوش رکھتی ہیں۔ انہوں نے سفر یورپ کے موقعہ پر بہت سے پونڈ بھجوا دیئے جن سے ہمارا کام چلتا چلا گیا۔ اور اس روپیہ پر پاکستان کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔ چنانچہ

سٹیٹ بنک آف پاکستان

نے جب ہمیں کچھ روپیہ کی اجازت دی۔ تو ہم نے اس سے پوچھا کہ بیرونی ممالک میں بھی ہماری جماعتیں ہیں۔ اگر وہ ہماری

امداد کے لئے

کچھ روپیہ بھجوائیں۔ تو کیا اس پر تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا انہوں نے کہا کہ وہ آپ کو جتنا روپیہ بھجوانا چاہیں بھجوا سکتی ہیں۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں چنانچہ انہوں نے روپیہ بھجوایا۔ اور اس سے

بیماری اور کھانے وغیرہ کے اخراجات پورے ہوئے۔ پھر وہاں میں نے ایک موٹر بھی خریدا۔ جب میں آنے لگا۔ تو سوال پیدا ہوا۔ کہ کہیں پاکستان گورنمنٹ اعتراض نہ کردے۔ کہ ہم نے تو تمہیں اتنا روپیہ نہیں دیا تھا۔ تم نے یہ موٹر کہاں سے خرید لیا۔ اس پر ہمیں پتہ لگا۔ کہ حکومت پاکستان اس روپیہ پر کوئی اعتراض نہیں کرتی۔ جو باہر کے ممالک سے حاصل کیا گیا ہو۔ چنانچہ ہم نے وہاں کے بنک کو لکھوایا کہ بتاؤ۔ یہ باہر کا روپیہ ہے یا نہیں۔ اس نے ہمیں سارٹیفکیٹ دے دیا۔ کہ یہ روپیہ انہیں افریقہ سے آیا ہے۔ چنانچہ

جب ہم کراچی پہنچے

تو گورنمنٹ نے ہمیں فوراً اجازت دے دی اور کہہ دیا کہ بے شک یہ موٹر لے جاؤ۔ کیونکہ یہ ہمارے روپیہ سے نہیں بلکہ بیرونی ملک کے روپیہ سے خریدی گئی ہے۔ اسی طرح سٹیٹ بنک سے پوچھا گیا۔ تو اس نے کہا۔ کہ باہر سے جو روپیہ آپ کو ملا ہے۔ وہ بے شک آپ بنک میں جمع کرادیں۔ اگر باہر کی جماعتیں آپ کو چندہ یا امداد کے طور پر کچھ روپیہ بھیجتی ہیں۔ تو وہ آپ کا مال ہے۔ ہمارا اس پر کوئی حق نہیں۔ غرض اس طرح میں نے ان کو روپیہ اکٹھا کرکے دیا تھا۔ وہ بھی اگر چاہتے تو ایسا کر سکتے تھے۔ مگر عین اس وقت جب چھ سو پونڈ ماہوار کے حساب سے سات ہزار دو سو پونڈ کی سال بھر کے لئے ضرورت تھی۔ انہوں نے آکر کہہ دیا۔ کہ ہمارے پاس اب صرف ۳۵ پونڈ باقی ہیں۔ اس کا مجھے ایسا صدمہ ہوا۔ کہ پھر مجھ پر بیماری کا شدید حملہ ہوگیا۔

پھر انگریزی میں

ایک ضرب المثل ہے

کہ مصیبتیں ہمیشہ اکٹھی آتی ہیں۔ اکیلی نہیں آتیں۔ اس کے دوسرے ہی دن میرے ایک دانت میں شدید درد شروع ہو گیا۔ اور ایک عصبہ کے متعلق معلوم ہوا۔ کہ وہ گل گیا ہے۔ آخر راولپنڈی سے ڈاکٹر بلوائے گئے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ ہمارے آدمی ہر جگہ موجود ہیں۔ اسی طرح لاہور فون کیا گیا۔ اور وہاں سے

ڈاکٹر عبدالحق صاحب

آگئے اور وہ دانت نکال دیا گیا۔ اس کی درد بھی تین چار دن رہی۔ اور چونکہ میں پہلے ہی بیمار تھا۔ یہ تکلیف بھی لمبی ہوگئی۔ ورنہ جلدی آرام آجاتا۔ اب ڈاکٹری لحاظ سے تو زخم اچھا ہوگیا ہے۔ مگر مجھے اب بھی کبھی کبھی ٹیس پڑتی ہے۔ مگر اس جگہ نہیں جہاں سے دانت نکلوایا گیا ہے۔ بلکہ اس سے اوپر کے تندرست دانت میں ٹیس محسوس ہوتی ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ یہ ریفرڈ پین (Refered Pain) ہے۔ یعنی درد تو اسی عصبہ میں ہوتی ہے۔ جو ماؤف ہوا مگر محسوس دوسری جگہ ہوتی ہے۔ بہرحال یہ ایک ایسی مصیبت آئی۔ کہ جس کی وجہ سے وہ سارا فائدہ جو اب تک حاصل ہوا تھا۔ جاتا رہا۔ اور پھر نئے سر سے طبیعت کو بحال کرنا پڑا۔ بے شک

دانت کی تکلیف

ایک زائد تکلیف تھی۔ جو کسی کے اختیار میں نہیں تھی۔ مگر اس بیماری کا اصل محرک تحریک جدید کے افسروں کی نالائقی تھی۔ وہ روپیہ خرچ کرتے چلے گئے۔ اور انہوں نے سمجھا۔ کہ یہ خلیفہ بے ایمان ہے۔ مبلغ مریں یا جیئیں اور مشن خواہ سارے کے سارے بند ہو جائیں۔ اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے۔ کہ اگر ان کا بیٹا مرجائے۔ یا ان کی بیوی مرجائے۔ تو انہیں اس کے مرنے کا اتنا صدمہ نہیں ہوسکتا۔ جتنا یورپ کے ایک مشن کے بھی خطرہ میں پڑنے سے مجھے ہوتا ہے۔ انہوں نے سمجھا۔ کہ جب ہم یہ بات پیش کریں گے۔ تو وہ ہنستے ہنستے کہہ دیں گے۔ کہ جب روپیہ ہی نہیں رہا۔ تو اب سال بھر مشن بے شک بند رکھو۔ مبلغ خود بخود کہیں سے قرض لے کر واپس آجائیں گے۔ اور ہم بھی ہنس کر کہہ دیں گے۔ کہ ہم کیا کریں۔ غلطی ہو گئی ہے۔ روپیہ تو سب خرچ ہوگیا ہے۔

اصل بات یہ ہے

کہ ہمارے مشن اب اتنے پھیل چکے ہیں۔ کہ ان کی نگرانی بڑی مشکل ہے۔ جب تک پوری مضبوطی سے کام نہ کیا جائے۔ اس وقت تک مشکلات دور نہیں ہوسکتیں۔ میں نے بعض افسروں کو نکال کر اپنے بیٹے کو اس کام پر مقرر کیا تھا۔ مگر میں نے جو اس سے امیدیں وابستہ کی ہوئی تھیں۔ وہ مجھے پوری ہوتی نظر نہیں آئیں۔ میں نے سمجھا تھا۔ کہ اس کے دل میں بھی وہی درد ہوگا۔ جو میرے دل میں ہے۔ مگر کیفیت یہ ہے کہ میں جب بھی کوئی بات پوچھوں مجھے کہا جاتا ہے۔ کہ ہم پتہ لے کر بتائیں گے۔ حالانکہ مجھے چھ مہینے بلکہ سال بھر پہلے سب باتوں کا پتہ ہوتا ہے۔ اور گو میرا دماغ اب کمزور ہوگیا ہے۔ مگر پھر بھی سب باتیں میرے دماغ میں موجود ہوتی ہیں۔ مگر ان سے پوچھو تو جواب یہ ملتا ہے۔ کہ اب پتہ لیں گے۔ حالانکہ

دیانتداری یہ ہوتی ہے

کہ افسر کو ہر چیز کا پتہ ہو۔ اور اسے معلوم ہو۔ کہ چھ مہینے یا سال کے بعد کیا حال ہوتا ہے۔ مثلاً افریقہ کے دوست ہیں۔ وہاں بڑی بھاری مخلص جماعت ہے۔ میرا یورپ کا سارا سفر انہی کی امداد کی وجہ سے ہوا۔ پچھلی دفعہ بھی افریقہ اور عرب کے لوگوں نے مدد کی تھی اور اب بھی زیادہ تر افریقہ کے دوستوں نے ہی مدد کی۔ پھر ایک اور دوست کے ذریعہ بھی بڑی بھاری رقم حاصل کی گئی۔ مگر انہوں نے ستمبر سے لیکر اب تک وہ ساری کی ساری رقم خرچ کردی۔ اور اب صرف ۳۵ پونڈ باقی رہ گئے ہیں۔ حالانکہ جب میں لنڈن سے چلا تھا۔ اس وقت چھتیس ۳۶ سو پونڈ موجود تھا۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے بھی چار ہزار پونڈ مل چکا تھا۔

روپیہ کا حساب

دے دینا تو کوئی بڑی بات نہیں۔ حساب ہر ایک دے سکتا ہے۔ اگر ایک ڈاکو سے پوچھو۔ تو وہ بھی بتا سکتا ہے۔ کہ اس نے کہاں کہاں روپیہ خرچ کیا ہے۔ اب بھی میں نے پوچھا۔ تو انہوں نے کہہ دیا۔ کہ ہالینڈ کی مسجد پر اتنا خرچ ہوا ہے۔ حالانکہ سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہالینڈ میں آج مسجد بنی ہے۔ کیا تمہیں پتہ نہیں تھا۔ کہ مسجد بنے گی۔ تو روپیہ بھی خرچ ہوگا۔ یا تمہارا یہ خیال تھا۔ کہ ہالینڈ کے انجینئر اور راج اور معمار سب مفت کام کریں گے۔ یا تم یہ سمجھتے تھے۔ کہ وہ لکڑی مفت دیں گے یا سیمنٹ کی ضرورت ہوگی۔ تو وہ کوئی قیمت وصول نہیں کریں گے۔ اگر تمہیں پتہ تھا۔ کہ یہ اخراجات ہوں گے۔ تو تم نے کیوں اسی وقت سے کام شروع نہ کردیا۔ اور کیوں روپیہ کے جمع کرنے کی فکر نہ کی۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ روپیہ جمع کرنے کی فکر کرتے وہ چپ کرکے بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے بھی نہیں بتایا۔ کہ جو تم روپیہ جمع کرکے آئے تھے۔ اس کا بھی ہم نے بیڑہ غرق کردیا ہے۔ آخر

انسان جس کی بیعت کرتا ہے

اس کے متعلق اسے یہ بھی احساس ہوتا ہے۔ کہ میں کوئی ایسی بات نہ کروں جس سے اسے تکلیف ہو۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ مجھے تشویش اور فکر سے بچاتے انہوں نے چاہا۔ کہ اسے موت کے قریب کرکے جلدی قبر میں پھینک دو۔ تاکہ یہ مصیبت ہمارے سر سے ٹلے۔ اب تو یہ روز روز ہم سے پوچھتا ہے۔ کہ تم نے دین کا فلاں کام کیوں نہیں کیا۔ فلاں کام کیوں نہیں کیا۔ یہ مرجائے گا تو ہم آزاد ہو جائیں گے۔ اور پھر ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔ اب لکھتے ہیں کہ ہمارے لئے دعا کریں۔ ہمارا دل اس تصور سے دکھا جا رہا ہے۔ کہ کہیں آپ کے منہ سے ہمارے لئے بددعا نہ نکل جائے۔ مگر

سوال یہ ہے

کہ تمہارے لئے دعا کس طرح نکلے۔ کیا تم نے خدا کا گھر آباد کردیا ہے۔ یا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام تم نے بلند کردیا ہے۔ اگر تم نے کوشش یہ کی ہے۔ کہ تمہاری اس غفلت کے نتیجہ میں بیرونی مشن بند ہو جائیں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام یورپ میں نہ پھیلے۔ تو خدا کے گھر کو اجاڑنے والے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی بلندی میں روک ڈالنے والے کے لئے خواہ میں اپنے نفس کو کتنا بھی روکوں نکلے گی تو بددعا ہی چاہے ایسی حالت میں بھی میں اپنے نفس کو روکوں اور یہی کہوں۔ کہ الہٰی یہ تیرے کمزور بندے ہیں۔ تو ان پر رحم فرما۔ مگر دل سے تو بددعا ہی نکلے گی۔ کیونکہ جب نظر یہ آتا ہے۔ کہ روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے ایک سال کے اندر اندر ہمیں یورپ کے سارے مشنوں کو ختم کرنا پڑے گا۔ تو دعا کس طرح نکل

سکتی ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ خود غیر معمولی حالات پیدا کردے۔ اور پھر باہر کی جماعتوں کو توفیق عطا فرمادے۔ کہ وہ اس غرض کے لئے ہمیں روپیہ بھجوادیں۔

میں سمجھتا ہوں

کہ اس میں یہاں کی جماعتوں کا بھی قصور ہے۔ جب مساجد کی تعمیر کے لئے میں نے چندہ کی تحریک کی۔ تو ہماری ساری کی ساری مجلس شوریٰ کھڑی ہوگئی اور لوگوں نے کہا۔ کہ یہ بڑی آسان ترکیب ہے۔ اس میں ہم ضرور حصہ لیں گے۔ اس وقت ہمارا اندازہ یہ تھا۔ کہ اگر جماعتیں اس میں پوری طرح حصہ لیں۔ تو ایک لاکھ ستّر ہزار روپیہ سالانہ اکٹھا ہوسکتا ہے۔ مگر رپورٹ آئی ہے۔ کہ صرف سو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار آرہا ہے۔ گویا اس طرح سال بھر میں صرف بارہ سو روپیہ آتا ہے۔ اگر سال میں بارہ سو روپیہ آئے۔ تو ایک مسجد بنانے کے لئے ہمیں تقریباً پانچ سو سال کا عرصہ درکار ہوگا۔ اور اگر پانچ سو سال میں ہم نے ایک مسجد بنائی۔ تو دنیا میں اسلام کی تبلیغ کس طرح ہوگی۔ حالانکہ دنیا اس وقت اسلام کی پیاسی ہے اور وہ ہم سے مبلغین اور

لٹریچر کا مطالبہ

کر رہی ہے۔ کل ہی ایک ایسے ملک سے چٹھی آئی ہے۔ جہاں مسلمانوں کی بڑی بھاری تعداد ہے۔ وہاں ایک شخص نے قرآن کریم کا دیباچہ جو میرا لکھا ہوا ہے۔ جرمنی میں پڑھا۔ اور پھر اس نے لکھا۔ کہ میں نے آپ کا دیباچہ پڑھا ہے۔ اور میں اس سے بڑا متاثر ہوا ہوں۔ اگر ہماری زبان میں آپ اسے شائع کردیں۔ تو ہمارے ملک میں بیس لاکھ مسلمان ہیں۔ ان کے متعلق آپ سمجھ لیں۔ کہ وہ فوراً آپ کی جماعت میں شامل ہوجائیں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جو کام شروع ہیں۔ اگر وہی پورے نہ ہورہے ہوں۔ تو ہم نئے کام کس طرح شروع کرسکتے ہیں۔ ورنہ دنیا میں ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں جن سے یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ کئی ممالک جن میں اس وقت عیسائیت کو غلبہ حاصل ہے اگر ان میں تبلیغ کی جائے۔ اور لٹریچر پھیلایا جائے۔ تو وہ بہت جلد احمدی ہوجائیں گے۔ گو مسلمان علماء کے لئے یہ

بڑے افسوس کی بات ہوگی

چنانچہ آج ہی کراچی سے چٹھی آئی ہے۔ کہ سپین نے جو تبلیغ اسلام کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پر وہاں کے علماء نے لکھا ہے۔ کہ یہ بڑا نیک کام ہے۔ اور ہمیں تعریف کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اسلامی مبلغ کو اپنے ملک سے نکال رہے ہیں۔ مگر ان باتوں سے کچھ نہیں بن سکتا۔ اسلام نے دنیا میں پھیل کر رہنا ہے۔ چاہے مسلمان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کرسی کو کھینچیں یا عیسائی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کرسی کو کھینچیں یا ہندو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کرسی کو کھینچیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کرسی بلند سے بلند تر ہوتی چلی جائے گی۔ اور وہ عرش تک پہنچ کر رہے گی۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم کی جائے گی۔ خواہ ساری عیسائی دنیا زور لگالے۔ ساری ہندو دنیا زور لگالے۔ ساری یہودی دنیا زور لگالے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کرسی کو کھینچنے والا کوئی انسان پیدا نہیں ہؤا۔ وہ

آسمان کی بلندیوں کی طرف

اڑتی چلی جائے گی۔ اور اگر زمین کے لوگ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس کرسی پر نہیں بیٹھنے دیں گے۔ تو آسمان سے خدا اترے گا۔ اور وہ خود آپ کو اس کرسی پر بٹھائے گا۔ یہ خدائی قضا ہے۔ جو بہرحال پوری ہوکر رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شعر ہے۔ کہ ؎

قضائے آسمان است ایں بہرحالت شود پیدا

یہ آسمان کی قضا ہے۔ اور اس نے ہوکر رہنا ہے۔ نہ امریکہ کی طاقت ہے۔ نہ اسرائیل کی طاقت ہے۔ نہ روس کی طاقت ہے۔ نہ انگلستان کی طاقت ہے۔ کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس کرسی سے اتار سکے۔ سپین کی بھلا حیثیت ہی کیا ہے۔ پچھلے دس پندرہ سال میں وہاں تین حکومتیں بدل چکی ہیں۔ لیکن پھر بھی اگر

بعض حکومتیں

فرض شناسی سے کام نہیں لیں گی۔ اور ظلم کرنا شروع کردیں گی۔ تو اللہ تعالےٰ اس ظلم کو برداشت نہیں کرے گا۔ اور خدا خود انہیں مجبور کرے گا۔ کہ وہ اسلام کے راستہ سے روکیں دور کریں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ ہمارے مبلغوں کو اگر عقل دے تو اب بھی وہ ایسے سامان پیدا کر رہا ہے۔ جن سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ پچھلے دنوں ٹوفیسر کا ایک شہزادہ جو تخت کا وارث تھا۔ مصر میں آیا اور احمدی ہوکر چلا گیا۔ مگر ہمارے مبلغوں نے یہ غلطی کی۔ کہ اس سے تعلق نہیں رکھا۔

اسی طرح

الجزائر کا ایک نمائندہ

پچھلے دنوں آیا۔ اور مجھے ملا۔ اور کہنے لگا کہ مولوی آپ کی مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ میں نے تو خود احمدیت کا مطالعہ کیا ہے۔ اور مجھے اس کی تعلیم بڑی اچھی نظر آتی ہے۔ میں نے کہا۔ یہ ان سے پوچھو۔ کہ وہ کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ کہنے لگا کہ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ کہ وہ ایسی اچھی باتوں کی کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ اسی طرح

زیکوسلویکیا کا ایک نمائندہ

مجھے زیورک میں ملا۔ اور کہنے لگا کہ میں احمدی ہونا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا۔ جلدی نہ کرو۔ پہلے مولویوں کی باتیں سن لو۔ ایسا نہ ہو کہ بعد میں ان کی باتیں سنکر کہنے لگ جاؤ کہ اب میں مرتد ہونا چاہتا ہوں پھر میں نے اسے اختلافات بتائے۔ اور کہا۔ کہ ہم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات

کے قائل ہیں۔ اور وہ انہیں آسمان پر زندہ سمجھتے ہیں۔ ہم قرآن کی کسی آیت کو منسوخ نہیں سمجھتے۔ مگر وہ کئی آیات کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام کی اشاعت کے لئے تلوار کی ضرورت نہیں۔ مگر وہ جہاد کا یہی مفہوم سمجھتے ہیں۔ کہ تلوار کے ساتھ غیر مسلموں کی گردنیں کاٹ دی جائیں۔ وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا۔ کہ آپ کیا باتیں کر رہے ہیں۔

ہمارے ملک کے لوگ

پہلے ہی ان باتوں کو مانتے ہیں۔ ہمارے ملک میں تعلیم زیادہ ہے۔ اس لئے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ سمجھتا ہو۔ پھر ہمارے ملک پر ٹیٹو کی حکومت ہے۔ اگر ہم لوگوں کو یہ مسئلہ بتائیں گے۔ کہ غیر مسلموں کو قتل کرنا جائز ہے۔ تو ٹیٹو پہلے ہماری گردنیں کاٹے گا۔ اور کہے گا۔ کہ تمہیں تو جب تلوار ملے گی دیکھا جائے گا۔ پہلے میں تمہاری گردنیں اڑا تا ہوں۔ ہماری عقل ماری ہوئی ہے۔ کہ ہم اس مسئلہ کو تسلیم کریں۔ باقی رہا قرآن میں منسوخی کا سوال۔ سو یہ بات بھی بالکل واضح ہے۔ اگر مان لیا جائے۔ کہ قرآن میں بعض منسوخ آیات ہیں تو

اس کے معنے یہ ہیں

کہ سارا قرآن ہی قابل اعتبار نہیں۔ ہم ایسے بے وقوف نہیں۔ کہ ان باتوں کو مان لیں۔ آپ بے شک تسلی رکھیں۔ مولویوں کا نہ ہم پر اثر ہوسکتا ہے۔ اور نہ میرے ملک کے دوسرے لوگوں پر، آپ بے شک لٹریچر بھیجیں۔ ہمارے نوجوان ان مسائل کو خوش آمدید کہیں گے۔ اور وہ خوش ہوں گے۔ کہ آپ نے ان کو گمراہی سے بچا لیا۔ غرض اللہ تعالےٰ کے فضل سے

غیر ملکوں میں اسلام

کے پھیلنے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اور چند ممالک تو ایسے نظر آرہے ہیں۔ کہ اگر ان میں صحیح طور پر تبلیغ کی جائے۔ تو وہ لوگ عیسائیت کو چھوڑ کر بہت جلد اسلام میں داخل ہوجائیں گے۔ کیونکہ ان کے دلوں میں خواہش پیدا ہو رہی ہے کہ

اسلام کی تعلیم

ان تک پہنچے۔ اور وہ اسے قبول کریں۔ بے شک سپین کی گورنمنٹ ہمارے مبلغ کو نکال دے۔ اور مولوی اس پر خوشیاں منالیں۔ مگر

الٰہی تدبیر

کا وہ کہاں مقابلہ کرسکتے ہیں۔ چنانچہ ادھر سپین کی گورنمنٹ نے ہمارے مبلغ کو نوٹس دیا۔ اور ادھر مراکش کے مسلمانوں نے خط وکتابت شروع کردی ہے۔ کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ گویا اگر ایک ملک ٹانگ کھینچتا ہے۔ تو دوسرا کرسی بچھانے کے لئے تیار ہوجاتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالےٰ

اسلام کے پھیلنے

کے خود سامان کر رہا ہے۔ شروع میں بھی جب اسلام پھیلا تھا۔ تو خدا نے ہی پھیلایا تھا۔ بندوں نے کہاں پھیلایا تھا۔ کارلائل جو

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی ہے

ایک بہت بڑا عیسائی مورخ

ہے۔ اس نے ایک کتاب Heroes and Hero worship لکھی ہے۔ اس میں وہ ایک جگہ لکھتا ہے کہ عیسائی مورخ اپنی کتابوں میں بڑے زور سے لکھتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ میں اس امر کا انکار نہیں کرتا کہ اسوقت لڑائیاں ہوئی ہیں۔ مگر ایک بات ہے۔ جو ہمیشہ میرے دل میں کھٹکتی ہے۔ اور جس کا کوئی جواب مجھے کسی عیسائی پادری کی طرف سے نہیں ملا کہ اگر اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ تو وہ مجھے یہ بتائیں کہ وہ آدمی جن کی تلواروں سے اسلام پھیلا۔ اور سارا عرب فتح ہوا۔ ان کو کس تلوار نے مسلمان بنایا تھا۔ پھر کہتا ہے۔ جس نے بغیر تلوار کے ایسے بہادر فتح کر لئے جنہوں نے سارے عرب اور ایران اور استنبول کی حکومتوں تک کو الٹ دیا۔ جس نے بغیر تلوار کے ایسے بہادر پیدا کر دیئے۔ جنہوں نے ایران اور استنبول کو بھون ڈالا۔ اس کے لئے بزدلوں اور کمزوروں کو فتح کرنا کونسا مشکل کام تھا کہ اسے تلوار کی ضرورت محسوس ہوتی۔ اگر بغیر تلوار کے اس نے بہادروں کو فتح کر لیا تھا۔ تو بغیر تلوار کے کمزوروں کو فتح کرنا اس کے لئے کون مشکل کام تھا۔ بہرحال اسلام نے کمزوری کی حالت میں ترقی کی اور وہ

ساری دنیا پر چھا گیا

مگر پھر اسلام پر ضعف کا زمانہ آ گیا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بات پوری ہوئی کہ بدء الاسلام غریباً وسیعود غریباً یعنی اسلام شروع بھی کمزوری کی حالت میں ہوا۔ جبکہ وہ مسافر تھا۔ اور کوئی اس کا گھر بار نہ تھا اور آئندہ بھی ایک زمانہ میں وہ ایسا ہی کمزور اور بے حقیقت ہو جائے گا جیسے ابتداء میں تھا۔ چنانچہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور مسلمان کمزور ہو گئے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ ہی یہ بھی خبر دی تھی۔ کہ جب اسلام مسافر ہو گا۔ اور دنیا میں اس کا کوئی ٹھکانا نہیں ہو گا۔ اس وقت پھر اللہ تعالے آسمان سے مسلمانوں کی ترقی کے سامان پیدا کرے گا۔ اور پھر اسلام کو عروج اور غلبہ حاصل ہو گا۔ پس امریکہ کیا اور انگلستان کیا۔ اور جرمنی کیا اور روس کیا۔ ان کی طاقت نہیں کہ خدا کے مقابلہ میں کھڑے ہو سکیں۔ جب اسلام کی ترقی کا دور دورہ تھا۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ کہ ایک زمانہ میں اسلام کمزور ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ واقعہ میں کمزور ہو گیا۔ پھر آپ نے یہ بھی خبر دی کہ اس ضعف کے بعد پھر

اسلام غالب آئے گا

اور دنیا پر چھا جائے گا۔ تم غور کرو اور سوچو کہ جس وقت اسلام دنیا پر غالب تھا۔ کیا اس وقت کسی کے ذہن میں بھی آ سکتا تھا۔ کہ اسلام کمزور ہو جائے گا۔ مگر جس خدا نے اتنی بڑی حکومت کو کمزور کر دیا جو اندلس سے شروع ہو کر چین کی سرحدوں تک پھیلی ہوئی تھی اور پھر وہ حکومت برما میں بھی تھی ملایا میں بھی تھی۔ فلپائن میں بھی تھی انڈونیشیا میں بھی تھی۔ چائنا میں بھی تھی۔ ایران میں بھی تھی۔ عرب میں بھی تھی۔ الجزائر میں بھی تھی۔ . . . . مراکش میں بھی تھی۔ مگر پھر ایک ہوا چلی۔ اور یہ تمام حکومتیں ان کا کمزور اور بے حقیقت ہو کر رہ گئیں۔ اور وہ قومیں جو ان کے ماتحت ہوا کرتی تھیں وہی ان پر حکومت کرنے لگ گئیں۔

اسی خدا نے یہ بھی کہا ہے

کہ جب مسلمان بالکل کمزور ہو جائیں گے۔ اس وقت پھر مسلمانوں کو طاقت بخشی جائے گی اور وہ دنیا کے بادشاہ بنا دیئے جائیں گے۔ پس کس کی کیا طاقت ہے کہ وہ خدا کے آگے کھڑا ہو سکے۔ پہلے بھی خدا نے ہی اسلام کو بڑھایا تھا۔ اور اب بھی خدا ہی اسکو بڑھائے گا۔ لیکن وہ چاہتا ہے کہ ہمیں بھی کچھ ثواب حاصل کرنے کا موقع دے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

پس ہمیں صرف اس نقطہ نگاہ سے غور کرنا چاہیئے کہ خدا تعالے کی اس قضا کے پورا کرنے میں ہمیں بھی کوئی حصہ ملتا ہے۔ یا نہیں اگر

ہماری جماعت کے دوست

عقل سے کام لیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ملک میں ایسے ہیں کہ اگر قربانی کرنے والے نوجوان وہاں چلے جائیں۔ تو تھوڑے عرصہ میں ہی وہ لکھ پتی بن سکتے ہیں۔ بلکہ شاید اس صدی کے اندر اندر ان کی اولادیں بادشاہ ہو جائیں گی۔ اور ہمیشہ کی عزت پائیں گی۔ ابھی شیخ بشیر احمد صاحب نے بتایا ہے۔

ہائیکورٹ کے ایک جج

یورپ گئے تھے۔ انہوں نے واپسی پر بتایا کہ سپین کے مبلغ کو دیکھ کر مجھے یوں معلوم ہوا کہ جیسے پرانے زمانہ کے مبلغین ہوا کرتے تھے۔ یہ جج احمدی نہیں بلکہ غیر احمدی ہیں۔ اور کچھ پاکستانی علماء کے زیر اثر ہیں۔ مگر ہائیکورٹ کا جج ہونے کی وجہ سے چونکہ ان میں صحیح فیصلہ کرنے کا ملکہ پیدا ہو چکا ہے۔ اس لئے جب انہوں نے ہمارے سپین کے مبلغ کو کام کرتے دیکھا تو ان پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے کہا اس مبلغ کو دیکھ کر

پرانے اسلامی مبلغین کا نظارہ

آنکھوں کے سامنے آ گیا ہے۔ اگر ہماری جماعت کے نوجوان اس طرح بیرونی ممالک میں کام کرنا شروع کر دیں۔ تو خدا تعالے کے فضل سے نئے نئے رستے کھل سکتے ہیں۔ اور نئی نئی ترقیوں کے سامان ہو سکتے ہیں۔

فضل عمر ہسپتال کا نام

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی

کچھ عرصہ ہوا ربوہ کے جماعتی ہسپتال کے متعلق ہسپتال کے عملہ نے حضرت صاحب سے درخواست کی تھی کہ اب جبکہ ربوہ میں ہسپتال کی اپنی مستقل پختہ عمارت تعمیر ہو رہی ہے تو اسکا کوئی نام بھی تجویز فرما دیا جائے اور عملہ نے اپنی طرف سے فضل عمر ہسپتال نام تجویز کر کے بھیجا حضرت صاحب نے اس نام کو منظور فرما لیا۔ مگر اس نام کا شائع ہونا تھا کہ بعض لوگوں کی طرف سے حضرت صاحب کی خدمت میں اعتراض پہنچنے شروع ہو گئے کہ ہسپتال کے سابقہ نام کو جو نور ہسپتال تھا کیوں بدلا گیا ہے؟ ان دوستوں نے غالباً سابقہ نام حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھا گیا تھا۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو طب کے ساتھ خصوصی تعلق بھی تھا۔ اسلئے وہی سابقہ نام جاری رہنا چاہیئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے اس اعتراض کا مناسب تشریحی جواب دیا جو الفضل میں چھپ چکا ہے مگر اس پر بھی بعض دوستوں کی تسلی نہیں ہوئی اور حضرت صاحب کی خدمت میں مزید خطوط پہنچنے شروع ہو گئے کہ وہی پرانا نام یعنی نور ہسپتال رہنے دیا جائے چنانچہ حضرت صاحب کو پھر دوبارہ تشریحی اعلان کرنا پڑا۔ جس میں کسی قدر تلخی کا رنگ تھا۔

اس تعلق میں یہ خاکسار احباب جماعت سے عرض کرنا چاہتا ہے کہ اصل چیز تو حقیقت ہوتی ہے۔ ناموں کا سوال کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ اندریں حالات اس قسم کے رسمی امر میں حضرت صاحب کی خدمت میں بار بار خط لکھ کر حضور کو پریشان کرنا خصوصاً جبکہ حضور کی طبیعت علیل ہے۔ اور حضور کو آرام و سکون کی ضرورت ہے۔ بہت ہی نامناسب بات ہے بے شک شروع میں مجھے بھی نام کی یہ تبدیلی کچھ غیر مانوس اور غیر ضروری سی نظر آئی تھی۔ لیکن جب حضرت صاحب نے اس کی تشریح فرما دی تو ہر مخلص کو تسلی پا کر خاموش ہو جانا چاہیئے۔ کیا کسی ادارہ کا نام حضرت صاحب کی صحت سے زیادہ مقدم ہے کہ اس سوال کو بار بار اٹھایا جا رہا ہے؟ مجھے افسوس ہے کہ بعض جلد باز دوست وقت اور حالات کو نظر انداز کرتے ہوئے خواہ نخواہ حضور کو پریشان کر رہے ہیں۔ آخر اس میں کونسی چیز ہے؟ اداروں کے نام ایک رسمی سی بات ہے۔ ربوہ کے ہسپتال کا نام نور ہسپتال ہو یا فضل عمر ہسپتال اس سے جماعت کی تنظیم اور ترقی پر کیا خاص اثر پڑتا ہے؟ پس خدا کے لئے دوست خاموش ہو جائیں اور حضرت صاحب کو مزید پریشان نہ کریں۔ کیا ہمارے دوست بنی اسرائیل کے طریق پر قدم مارنا چاہتے ہیں۔ جو ہر بات پر سوالوں اور اعتراضوں کی بھرمار کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تنگ کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ جب ایک دفعہ کسی مسلمان کہلانے والے نے اسی قسم کا اعتراض کر کے ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پریشان کیا تو آپ نے اس پر یہ الفاظ فرمائے کہ قد اوذی موسیٰ اکثر من ھذا فصبر۔ یعنی حضرت موسےٰ کو بنی اسرائیل نے اپنے نا واجب سوالوں اور اعتراضوں کے ذریعہ اس سے بڑھ کر تنگ کیا تھا۔ مگر موسیٰ نے صبر سے کام لیا۔

(باقی دیکھئے اگلے صفحہ پر)

بہر حال حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دونوں ہی ہمارے امام ہیں۔ ایک سابق امام اور ایک موجودہ امام۔ اگر ربوہ میں قائم ہونے والے ایک ادارہ کا نام خواہ وہ فنِ طب سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ عمر ہسپتال کی بجائے فضل عمر ہسپتال نام رکھ دیا گیا۔ تو اس میں اندھیر کونسا ہوگیا جس کی وجہ سے اپنے بیمار امام کو سوالوں کی بھرمار سے تنگ کیا جائے؟

خلیفہ کا مقام تو بہت بالا ہے اسلام میں تو امام الصلوٰۃ کا بھی یہ مقام ہے کہ اگر بالفرض اس سے کوئی غلطی ہو جائے (جیسا کہ نماز پڑھاتے ہوئے بعض اوقات امام سے غلطی ہو جاتی ہے) تو پھر بھی بہرحال اس کی اقتداء کرنی پڑتی ہے۔ تو پھر ناموں جیسے رسمی اور دنیوی امر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو تنگ کرنا کتنا نامناسب اور کتنا معیوب ہے!!

ربوہ کی آبادی کا سنگِ بنیاد بھی بہر حال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے سر پر ہے۔ پس اگر یہاں کی کسی نئی عمارت میں منتقل ہونے والے ادارہ کا نام حضرت صاحب کے الہامی نام پر رکھا گیا تو اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے بلکہ یہ امر ہر مخلص کی خوشی کا موجب ہونا چاہیئے۔ لوگوں کے اعتراض سے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی شان میں تو کچھ اضافہ نہیں ہوتا۔ البتہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی پریشانی میں ضرور اضافہ ہو جاتا ہے۔

پس خدا کے لئے ہمارے دوست اپنے فرض کو پہچانیں اور اب اس نامناسب سلسلہ سوالات کو بند کر دیں۔ ہر معاملہ کی اہمیت کا ایک مخصوص درجہ ہوتا ہے۔ اور بزرگوں نے کیا خوب کہا ہے کہ:-

"گر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی"

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۱۶/۶/۵۶

درخواستہائے دعاء

(۱) خاکسار کے والد میاں فضل الٰہی صاحب خادم مسجد احمدیہ لالہ موسیٰ شدید بیمار رہیں۔ مالی مشکلات بھی بڑھ چکی ہیں۔ احباب جماعت والد صاحب کی شفایابی کیلئے نیز جملہ مشکلات کے دور ہونے کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ عطاء الٰہی احمدی خالد ایجنسی ۱۲ نکلسن روڈ لاہور

(۲) میرا چھوٹا بھائی محمد اکرم نیر دو ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ سے صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔ انیس اختر نیر

(۳) خاکسار دو ماہ سے بیمار ہے۔ صحابہ کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری تمام مشکلات اور تکالیف دور فرمائے۔ آمین نور الدین کشمیری حال اوکاڑہ

(۴) میرے والد چوہدری علم الدین صاحب سابق بوبار ضلع گورداسپور تین ماہ سے دردِ پیٹ میں مبتلا رہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین نصر اللہ خان چک ۹۷ چھپا بدالی ضلع شیخوپورہ

(۵) میں نے ایک مقدمہ دائر کر رکھا ہے تاریخ پیشی ۱۶/۶ ہے۔ احباب میری کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ ملک بشیر احمد جائنٹ لفٹنٹ۔ ماڈل ٹاؤن لاہور

(۶) عزیزہ نرگس پروین بعارضہ ٹائیفائڈ اور عزیزم محمد انور بعارضہ کالی کھانسی ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ دونوں بہت کمزور ہو گئے ہیں احباب جماعت سے ہر دو کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ مبارکہ بیگم بشاہدہ وہاڑہ کینٹ

(۷) میری والدہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور میرے بہن بھائی بھی بیمار ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت کاملہ کے ساتھ درازئ عمر عطا فرمائے۔ آمین خلیل احمد ملک تعلیم الاسلام ہائی سکول بورڈنگ ربوہ

(۸) میری والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ زرتشت منیر احمد آف سندھ حال ربوہ

(۹) عاجزہ ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہے احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ زینب بی بی زوجہ محمد عباس صاحب موضع بھلیر ضلع لاہور

(۱۰) میری خالہ صاحبہ زینب بی بی تین چار روز سے بعارضہ دمہ سخت علیل ہیں۔ احباب نیز درویشان قادیان صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ شیر علی ظفر انباوی چوہڑ کانہ

(۱۱) میری پھوپھی محترمہ فاطمہ بیگم (اہلیہ چوہدری فتح دین ٹھیکیدار لائلپور) عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین مبشر احمد ابن خیر الدین مرحوم ربوہ

(۱۲) میرا بچہ عزیزم عبد الوہاب اڑھائی ماہ سے آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہے اور پرسوں سے بخار بھی آنا شروع ہو گیا ہے۔ بہت لاغر ہو گیا ہے احباب اس کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (عبد الخالق مبلغ سلسلہ احمدیہ کراچی)

حکومت سپین کی طرف سے تبلیغ اسلام کو روکنے کا اقدام

آزادئ ضمیر کے صریحاً منافی ہے

حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ اس اقدام کے خلاف سختی سے احتجاج کرے

مختلف مقامات کی احمدی جماعتوں کی قراردادیں

چک $\frac{270}{R}$ سندھ

مورخہ ۶ جون ۱۹۵۶ء بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ چک $\frac{270}{R}$ کا چیلو سندھ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت صوفی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہذا منعقد ہوا۔

جس میں باتفاق رائے یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ "حکومت سپین نے اسلام کی تبلیغ روکنے کے لئے جو قدم اٹھایا ہے جماعت ہذا کے نزدیک یہ اقدام آزادئ ضمیر کے بالکل خلاف ہے۔ لہٰذا یہ جماعت حکومت پاکستان کی خدمت میں پرزور درخواست کرتی ہے کہ حکومت سپین کی اس حرکت کے خلاف پرزور احتجاج کرے۔

نیز حکومت انگلستان و امریکہ اور دوسری عیسائی حکومتوں سے بھی مطالبہ کرے کہ وہ حکومت سپین پر زور ڈالکر یہ حکم منسوخ کروائیں۔ ورنہ حکومت پاکستان بھی مسلمانوں کے جذبات کی خاطر پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ روکنے پر مجبور ہوگی"

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک $\frac{270}{R}$ کا چیلو سندھ

چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا۔ جس میں باتفاق رائے یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

"حکومت سپین نے تبلیغ اسلام کو روکنے کے لئے جو قدم اٹھایا ہے ہمارے نزدیک یہ خلافِ آزادئ ضمیر ہے۔ لہٰذا ہم حکومت پاکستان کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ حکومت سپین کے اس اقدام کے خلاف پرزور احتجاج کرے اور اسے آگاہ کر دے کہ اگر حکومت سپین نے اس ناجائز حکم کو واپس نہ لیا تو حکومت پاکستان بھی عیسائی مبلغین کو پاکستان میں تبلیغ سے روک دے گی"

قاضی نذر محمد خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل موصی صاحبان کے موجودہ ایڈریس کا اگر کسی دوست کو علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔ اگر موصی صاحبان متعلقہ اس اعلان کو پڑھیں تو فوراً اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ ان کے ساتھ وصیت کے بارہ میں خط و کتابت کی ضرورت ہے۔

۱۔ عطا محمد صاحب ولد ہادی بخش صاحب قوم ارائیں سابق سکونت قادیان موصی نمبر ۵۰۹۵

۲۔ مستری محمد الدین صاحب ولد گلاب دین صاحب قوم راجپوت سابق بھینی ملیار ضلع امرتسر موصی نمبر ۶۶۵۲

۳۔ راجہ محمد اکرم صاحب ولد بابو فضل الٰہی صاحب قوم راجپوت سابق قادیان ضلع گورداسپور موصی نمبر ۶۶۵۴

۴۔ الٰہی بخش صاحب ولد محمد بخش صاحب قوم جٹ ساکن چک نمبر ۹ ٹہہ ضلع گوجرانوالہ موصی نمبر ۴۱۶۷

۵۔ سلطان احمد صاحب قریشی ولد میر احمد صاحب قریشی قادیان موصی نمبر ۵۷۸۶

۶۔ محمد اکرم صاحب ولد مولوی اللہ دین صاحب مرحوم قوم راجپوت خودپور ضلع لاہور موصی نمبر ۳۱۲۳

۷۔ محمد اسمٰعیل صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب قوم کمہار کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ موصی نمبر ۵۲۳۹

۸۔ بشیر احمد صاحب ولد چوہدری محمد الدین صاحب انسپکٹر پولیس موصی نمبر ۴۳۰۴ برنالہ جموں غیر موصی

سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ربوہ

دعائے مغفرت

میرے والد محترم مولا بخش صاحب بھٹی کافی عرصہ بیمار رہ کر اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند مقامات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین

حکیم سعد اللہ خان لوکالاوی۔ بمقام و ڈاکخانہ چوہڑ کانہ ضلع شیخوپورہ

وعدہ خلافی کے خطرہ سے بچ جائیں

فرمایا:۔ "یاد رکھو! قربانی کا بہترین وقت جنوری سے لے کر جون، جولائی تک ہوتا ہے۔ جو اس وقت کو گذار دیتا ہے وہ اپنے آپ کو وعدہ خلافی کے خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔"

تحریک جدید کے وہ مجاہد جو دفتر اوّل کے بائیسویں ۲۲ سال کا وعدہ کرنے والے ہیں یا دفتر دوم کے بارھویں سال کا عہد اپنے امام کے حضور بہ انشراح صدر پیش کرنے والے ہیں ان کو واضح طور پر معلوم ہے کہ تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی میں السابقون میں آنے کا آخری وقت ۳۱ جولائی ہے۔

وکیل المال تحریک جدید کا دفتر آپ کو آپ کے وعدے اور وصولی کی اطلاع دے کر آپ سے درخواست کر رہا ہے کہ آپ وعدہ خلافی کے خطرہ سے بچ جائیں۔ اس طرح کہ ۳۱ جولائی سے پہلے پہلے خواہ قسط وار خواہ یکمشت اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کریں۔ تا آپ کے اس اقدام سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بھی خوش ہوں اور خوش ہو کر اپنے خدام کے لئے دُعا فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

برطانیہ اور امریکہ میں صدر آئزن ہاور کی صحت کے متعلق تشویش کا اظہار

لندن ۱۸ جون - صدر آئزن ہاور کے متعلق یہاں اس اندیشے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ کہیں اسی مرض میں دوبارہ نہ مبتلا ہو جائیں۔ جس کے علاج کے لئے حال ہی میں ان کے پیٹ کا اپریشن کیا گیا تھا۔

برطانوی میڈیکل جرنل نے اس سلسلہ میں لکھا ہے کہ آئیلائٹس (جس میں صدر آئزن ہاور مبتلا ہیں) بنیادی طور پر ایک مزمن مرض ہے اور جس طرح اپریشن کے بعد بھی جیسا کہ صدر آئزن ہاور کا کیا گیا ہے ہر پانچ مریضوں میں سے ایک مریض کے لئے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہ اس مرض میں دوبارہ مبتلا ہو جائے۔

صدر آئزن ہاور کی صحت کے متعلق امریکی اخبارات اور عوام کے شبہات بڑھتے جا رہے ہیں۔ لیکن صدر کے معالج انہیں یقین دلا رہے ہیں کہ قلب کے دورے اور اس تازہ بڑے اپریشن کے بعد صدر آئزن ہاور پہلے سے بھی زیادہ صحت مند اور تندرست ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل جب صدر آئزن ہاور قلب کے عارضہ میں مبتلا ہوئے تھے تب بھی ڈاکٹروں نے ایسی ہی باتیں کہی تھیں اس لئے فطری طور پر بعض لوگوں نے طنزیہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ "اب صرف ایک پھوڑے کی کسر ہے اس کے بعد تو صدر آئزن ہاور غیر فانی ہو جائیں گے۔"

ضلع ملتان میں حفاظتی اقدامات

ملتان ۱۸ جون - ضلع ملتان میں ہر سال دریائے ستلج اور چناب کے سیلاب جو تباہی مچاتے ہیں اس کے پیش نظر تمام ضروری اقدامات اور پیش بندیاں کی جا رہی ہیں۔ سندھائی ہیڈ ورکس ہیڈ اسلام اور دوسرے مقامات پر حفاظتی بند مضبوط کئے جا رہے ہیں تاکہ اس کے علاوہ لائلپور اور جھنگ کے علاقے بھی سیلاب کی تباہ کاریوں سے محفوظ رہ سکیں تمام حفاظتی بندوں کو مزید مضبوط بنانے کے علاوہ اسلام ہیڈ ورکس کے حفاظتی بند پر بھی خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ کیونکہ پچھلے سال بند ٹوٹ جانے کی وجہ سے ضلع ملتان میں تباہی کے علاوہ ملسی کی نہر کو بھی شدید نقصان پہنچا تھا۔

نئے دانت بنوانے اور بغیر درد کے نکلوانے اور نظر کی عینکوں کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں! :- ڈاکٹر شریف احمد دندان ساز نزد مسجد رحمٰنی چنیوٹ

دو لاکھ ٹن غیر ملکی گندم اگست تک پہنچ جائیگی

(علی احمد تالپور)

تین چار روز تک گندم کی نقل وحمل کے بارے میں پالیسی کا اعلان کر دیا جائیگا

لاہور ۱۹ جون۔ مغربی پاکستان کے وزیر خوراک میر علی احمد تالپور نے کل بتایا ہے کہ صوبہ میں غذائی قلت کے خدشہ کے انسداد کے لئے غیر ممالک سے تقریباً دو لاکھ ٹن گندم اگست ۱۹۵۶ء تک یہاں پہنچ جائے گی۔ آپ نے یقین دلایا کہ صوبائی حکومت تمام ممکن ذرائع سے عوام کو جائز قیمتوں پر اناج مہیا کرتی رہے گی۔

میر علی احمد تالپور نے کل محکمہ خوراک کے اعلیٰ احکام ڈویژنل کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں سے غذائی مسئلہ کے متعلق تقریباً پانچ گھنٹے تک تبادلہ خیالات کرنے کے بعد بتایا۔ میں عوامی آدمی ہوں۔ اس لئے میں عوام کی غذائی ضرورت کسی سیاسی مفاد پر قربان نہیں کرونگا

ذخیرہ اندوز بڑے زمیندار اب زیادہ عرصہ تک محفوظ نہیں رہیں گے۔ آپ نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ میں اناج کی روبہ اضافہ قیمتوں کا مناسب سدباب کروں گا۔ اور خدانخواستہ میرے راستہ میں کوئی ناقابل عبور رکاوٹ حائل ہوئی تو پبلک طور پر اپنی بے بسی کا اعتراف کرتے ہوئے وزارت سے الگ ہو جاؤں گا۔

وزیر خوراک نے مزید بتایا کہ غذائی مسئلہ پر صوبائی حکومت کی تازہ پالیسی کے متعلق تین چار دن میں اہم اعلان کیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ امروزہ غذائی کانفرنس میں اس مسئلہ پر طویل بحث ہوئی کہ گندم کی نقل وحمل پر عائد کردہ پابندی قائم رہے یا نہیں؟ متعدد حکام نے رائے ظاہر کی کہ اگر یہ پابندی منسوخ کر دی گئی تو موجودہ نرخوں پر برا اثر پڑنے کا خدشہ پیدا ہوگا تاہم اس سلسلہ میں قطعی فیصلہ تین چار دن میں ہوگا۔

قابل اعتماد اطلاع کے مطابق وزیر خوراک نے متعلقہ حکام کو یقین دلایا کہ ذخیرہ اندوز زمینداروں کے خلاف کارروائی کرنے کے سلسلہ میں جو قانونی رکاوٹ حائل ہے اسے بہت جلد دور کر دیا جائے گا۔ آپ نے انہیں تلقین کی وہ فوراً ہی گندم کی رفتار کو تیز کریں۔

اس کانفرنس میں ریڈیو بورڈ کے رکن مسٹر آئی یو خاں اور بعض دوسرے اعلیٰ حکام نے خاص دعوت پر شرکت کی۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق غذائی کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ گندم کی سرکاری خریداری کے نرخوں میں اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ اور ایسے انتظامات کئے جائیں گے کہ گندم حکومت کے مقررہ نرخوں سے زائد نرخوں پر فروخت نہ ہونے پائے۔

اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ غذائی کنٹرول کسی حالت میں بھی نہیں ہٹائے جائیں گے۔ اور فوڈ آرڈی ننسوں کو پوری سختی سے نافذ کیا جائے گا۔

اخبار الفضل اور مجالس خدام الاحمدیہ

اخبار الفضل کی جہاں جہاں ایجنسیاں قائم نہیں ہیں۔ اگر وہاں کی مجالس اس کام میں دلچسپی لیں اور ایجنسی جاری کرلیں تو اس صورت میں وہاں کی مجلس کو علاوہ دینی خدمات کے مالی طور پر بھی فائدہ ہو سکتا ہے۔

چنانچہ جہلم کی مجلس خدام الاحمدیہ نے وہاں کی ایجنسی کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اس سے جہاں مجلس کی کوششوں سے جہلم میں روزانہ اخبار کے خریداروں کا اضافہ ہوا ہے وہاں مجلس کیلئے ایک مستقل آمد کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

جو مجلس اپنے ہاں اخبار کی ایجنسی جاری کرانا چاہے وہ کم از کم دس پرچے روزانہ منگوا کر ایجنسی جاری کروا سکتی ہے۔ اخبار کی طرف سے معقول کمیشن پیش کیا جائے گا۔

مینجر الفضل ربوہ

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

لاہور سرگودھا روٹ	۱ پہلی سروس	۲ دوسری سروس	۳ تیسری سروس	۴ چوتھی سروس	۵ پانچویں سروس	۶ چھٹی سروس	۷ ساتویں سروس	۸ آٹھویں سروس	۹ نویں سروس	۱۰ دسویں سروس
روانگی از سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
آمد لاہور	۸½	۹½	۱۰½	۱۱½	۱۲½	۱ ¾	۱۵	۱۶½	۱۸	۱۹½
روانگی از لاہور	۲½	۵	۶½	۸	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
آمد سرگودھا	۸½	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۵½	۱۷	۱۸½	۲۰	۲۱

از سرگودھا تا گوجرانوالہ			از گوجرانوالہ تا سرگودھا		
پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس
۵¾	۱۰½	۱۵¼	۵¾	۱۰½	۱۵¼